بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آیت خان نے یہ ناول (نمازِ قلب) صرف اور صرف نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھا ہے۔اس ناول (نمازِ قلب) کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام صرف اور صرف نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔ لہذا کسی بھی ادارے، ڈائجسٹ، سوشل میڈیا، ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ: نیوایرا میگزین

سورج غروب ہو رہا تھا-رات کا اندھیرا چار سو پھیل رہا تھا-اس نو مرلہ مکان کے ٹیرس میں کرسی پر بیٹھی ایک ہاتھ میں کافی کا کپ لیے ایشال کتاب پڑھنے میں مصروف تھی-

کچھ دیر تک وہ اندھیرے میں کتاب کے الفاظ پڑھنے کی کوشش کرتی رہی مگر ناسود!-آخر کار تین منٹ بعد اس نے اپنی یہ کوشش ترک کر دی-اس نے کتاب کو سامنے پڑی چھوٹی سی گول میز پر رکھا اور ادھر ادھر نگاہ دوڑانے لگی-

اس کی نظر سامنے والے گھر پر پڑی-وہاں پر بالکنی میں ایک 10 سالہ بچی پردے میں چھپی خالی نظروں سے آسمان کو دیکھ رہی تھی-ایشال کافی کا مگ میز پر رکھ کر پوری توجہ سے اس بچی کو دیکھنے لگی-

اچانک کھڑاک کی آواز ہوئی اور اس بچی کے ساتھ ساتھ ایشال بھی ہل گئی-اس بچی نے اپنی مٹھیوں سے پردے کو جکڑ لیا-اچانک ایک بلی میاؤں کی آواز نکالتی اس بچی کے پیروں سے لپٹ گئی-

"اوہ جینی تم ہو" اس بچی نے نیچے جھک کر بلی کو اپنی بانہوں میں اٹھا لیا-

اس بچی کی آواز بہت مدھم تھی مگر چونکہ ماحول میں خاموشی طاری تھی اور ایشال نے اپنی آنکھیں اور کان کھلے رکھے تھے اس لیے ایشال اس کی آواز سن پائی-

"تم اب میرے پاس ہی رہنا,میں نے دروازہ بند کر دیا ہے-اب کوئی نہیں آئے گا-ڈونٹ وری!اوکے"

New Era Magazine

وہ بلی کی پیٹھ سہلاتے ہوئے بولی کہ اس بچی کی نظر اچانک سامنے کھڑی ایشال پر گئی جو اسی کو غور سے دیکھ رہی تھی-ایشال نے اسکا چہرہ زرد پڑتا دیکھا تھا اور پھر اس بچی نے کانپتے ہاتھوں سے بالکنی کا پردہ آگے کر دیا اور خود اس پردے کے پیچھے غائب ہو گئی۔ پھر اس کمرے کی کھڑکی سے روشنی نظر آئی-یقیناً اس بچی نے ٹارچ آن کی تھی-ایشال کافی دیر تک سامنے بالکنی کو کھوجتی نگاہوں سے دیکھتی رہی-

☆☆☆☆☆

"اسلام علیکم ماما!"ھاد آفس سے واپس آیا تو گارڈن میں بیٹھی رقیہ بیگم کو دیکھ کر اسنے وہی کا رخ کیا-

رقیہ بیگم کے ساتھ شمائلہ اور کلیم بھی بیٹھے ہوئے تھے-

"وعلیکم اسلام بیٹا بیٹھو-"رقیہ بیگم نے اسے اپنے ساتھ والی کرسی پر بٹھایا-

اسے دیکھ کر شمائلہ اور کلیم دونوں ہی کھڑے ہو گئے-

"ارے تم لوگ کیوں کھڑے ہو گئے بیٹھ جائو-"ان کی بات سن کر وہ دونوں پھر سے کرسیوں پر بیٹھ گئے-

"یہ ھاد تم لوگوں پر سختی کرتا ہے کیا جو تم لوگ کھڑے ہو گئے-"رقیہ بیگم نے جانچتی نظروں سے ھاد کو دیکھا جس نے اپنے دفاع میں کندھے اچکائے-

New Era Magazine

"نہیں بی بی جی ھاد صاحب تو بلکل میرے بھائی جیسے ہیں اور دیکھیں تو اتنی نرمی سے پیش آتے ہیں کہ یہ جو کلیم ہے نا، یہ صدا کا ہڈ حرام ہو گیا ہے-"شمائلہ دانت دکھاتی بولی-اور کلیم نے شرمنگی سے منہ چھپانا چاہا-

"ماما آپ بور تو نہیں ہوئی"ھاد نے پوچھا-

"ارے کہاں یہ دونوں سارا دن میرے ساتھ باتیں کرتے رہے-یہ جو کلیم ہیں نا کیا گاتے ہیں بھئی مان گئی میں تو ان کو اور یہ جو شمائلہ ہے ناافففف! اتنا مزے کا کھانا بناتی ہے واہ بھئی-بندہ انگلیاں چاٹتا رہ جائے-"

رقیہ بیگم ایک ہی بات میں تین الگ الگ ایکسپریشن دیتے ہوئے بولی-

"ویسے میرے بارے میں تو بلکل سچ کہا آپ نے مگر یہ جو کلیم ہے نا! توبہ اتنا برا گاتا ہے کہ کان پھٹ گئے میرے-"شمائلہ منہ بناتے ہوئے بولی-

"اوہوں خبردار! وہ تم سے بڑے ہیں، آپ کہا کرو اور تھوڑا لحاظ رکھا کرو-"رقیہ بیگم نے تنبیہہ کی اور شمائلہ کے منہ پھلانے پر رقیہ بیگم کا قہقہہ فضا میں گونجا-

یک دم سے ھاد کو نظر انداز کر دیا گیا تھا-منظر میں تو جیسے وہ تین لوگ ہی شامل تھے-ھاد نے اپنا سر جھٹکتے سرد آہ بھری-

☆☆☆☆☆

آج علیم کی مہندی کا فنکشن تھا- تمام ارینجمنٹس ان کے گھر کے گرائونڈ میں ہی کیے گئے تھے- ہر جگہ پیلے اور سفید پھولوں کی لڑیوں سے مختلف قسم کے ڈیزائنز بنائے گئے تھے- علیم اور انیلا کو سٹیج پر بٹھایا گیا تھا-

فضا میں مختلف دھنیں سنائی دے رہی تھیں- کچھ لڑکے اور لڑکیاں گانے کی دھن پر ناچ رہے تھے جبکہ باقی تالیاں بجا کر ان کو داد دے رہے تھے-

"یہ حاد کدھر چلا گیا، اسے بھی بلائو-" نائلہ بیگم رقیہ بیگم سے بولی-

"ارے وہ کہاں ناچے گا نا ممکن" رقیہ بیگم بولی-

"کیوں نہیں ناچے گا، بھئی اسکے کزن کی شادی ہے ناچنا تو پڑے گا-" نائلہ بیگم چیلنج کرتے ہوئے بولی-

"دیکھ لینا خود ہی-" رقیہ بیگم بھی ڈٹی رہیں-

"رمشہ تم نے حاد کو کہیں دیکھا ہے-" رقیہ بیگم نے پاس سے گزرتی رمشہ کو دیکھ کر پوچھا-

"جی چاچی! اسے میں نے کچھ دیر پہلے سیڑھیاں چڑھتے دیکھا تھا، وہ کسی سے فون پہ بات کر رہا تھا-" رمشہ نے جواب دیا-

"ہاں جائو جلدی سے اسے بلا کر لاو، ابھی دیکھتے ہیں میں جیتتی ہوں یا تمہاری چاچی" نائلہ بیگم نے شوخ انداز میں کہا-

"کیا مطلب!" رمشہ نے نا سمجھی سے انہیں دیکھا-

"ارے یہ مطلب وطلب چھوڑو تم بس جلدی سے اسے بلا لائو-"

"اوکے" رمشہ عجلت میں کہتی اوپر چلی گئی-

ھاد چھت کے کناروں پہ لگی گریل سے ہاتھ ٹکائے نیچے کے منظر کو دیکھ رہا تھا-

"ہائو!!!" رمشہ نے پیچھے سے آکر اسے چونکانے کی ناکام کوشش کی-ھاد نے مڑ کر رمشہ کی طرف دیکھا-

"better luck next time"!

ھاد نے تسلی دی-اور زیر لب پھیکا سا مسکرایا-

رمشہ کو وہ سیاہ رات میں سیاہ شلوار قمیص پہنے اپنے دل میں اترتا محسوس ہوا-اس کی ہارٹ بیٹ مس ہوئی تھی-

"کوئی کام تھا-" رمشہ کو مبہوت سا اپنی طرف دیکھتے پاکر اس نے پوچھا-

"ن... نہیں! ہاں...وہ" رمشہ اپنے الفاظ کو ترتیب نہیں دے پا رہی تھی-

ھاد نے ناسمجھی سے اسے دیکھتے ہوئے اپنے سر کو خم دیا-

"وہ ماما اور چاچی تمہیں نیچے بلا رہے ہیں-" خود کو کمپوز کرتے اس نے کہا-

"کیوں-" ھاد نے واپس اپنا رخ گریل کی جانب کر لیا-

"مجھے نہیں پتہ-میں پوچھنا بھول گئی-پوچھ کر آئوں-" رمشہ نے پوچھا-

"نہیں میں خود ہی...." اتنا کہتے ھاد نے فون پر اپنی ماما کا نمبر ملایا-

"کیوں بلا رہی ہیں آپ" اپنے بائیں کان سے فون لگائے وہ بولا-

"نہیں میں نہیں کرونگا آپ تائی ماما کو بتادیں-" رمشہ اب ھاد کو دیکھ رہی تھی-

"جی اوکے" یہ کہتے ھاد نے فون کان سے ہٹا کر واپس اپنی جیب میں ڈال دیا۔

"کیا کہہ رہی تھیں۔"رمشہ نے پوچھا۔

"کچھ خاص نہیں کہہ رہی تھی کہ ڈانس کروں۔"ھاد نے سرسری سا جواب دیا۔

"تو چلو کرتے ہیں میں بھی تمہیں کمپنی دونگی اوکے"رمشہ بے تابی سے بولی۔

"نہیں مجھے نہیں پسند، تم کسی اور کے ساتھ کرلو۔"ھاد نے اپنی جان چھڑانا چاہی۔

"نہیں پھر میں بھی نہیں کرتی۔"رمشہ بھی اسکے برابر گریل سے ہاتھ ٹکا کر کھڑی ہو گئی۔

"تمہارے بھائی کی شادی ہے تمہیں نیچے ہونا چاہیے"ھاد نے اسے اپنے پاس دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم چاہتے ہو کہ میں تمہارے پاس نا آئوں۔ مجھ سے جان چھڑا رہے ہو"رمشہ روہانسی ہوتے ہوئے بولی۔

ھاد نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر اپنا چہرہ واپس موڑ لیا۔اسکا جواب خاموشی تھی۔

"تمہیں ہو کیا گیا ہے ھاد...پہلے تو تم کبھی ایسے نہیں تھے۔اب کیوں اتنے روڈ، سیلفش اور ریزرو ہو گئے ہو"رمشہ کی آواز میں شکوہ تھا۔

"میں نے تمہیں پہلے بھی کہا تھا کہ یہ صرف تمہاری سوچ ہے۔"ھاد نے سرد مہری سے جواب دیا۔

"کاش کہ ایسا ہی ہوتا۔پہلے تو ہم دونوں اتنے اٹیچڈ تھے مگر اب تم مجھ سے بات کرنا بھی گوارہ نہیں کرتے، جب سے تم کینیڈا سے واپس آئے ہو تب سے بہت....بہت بدل گئے ہو۔

"رمشہ کی آواز میں کچھ تھا جسے ھاد سمجھ نہیں سکا تھا۔

"ایسا کیا ہوا ہے ھاد جو تم ایسے بی ہیو کرتے ہو بتاؤ" رمشہ نے پوچھا-

"ھاد پلیز مجھ پہ رحم کرو, میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں پلیز! خدا کا واسطہ ہے جانے دو مجھے" ھاد نے گریل پر اپنے ہاتھوں کی گرفت مضبوط کر دی-

"تم ایسا نہیں کر سکتے، پلیز مجھ پہ رحم کرو"

ھاد نے اپنی آنکھیں زور سے مینچی-

"جاؤ یہاں سے" رمشہ نے ھاد کی دبی دبی آواز سنی-

"رمشہ جاؤ یہاں سے" رمشہ نے بے یقینی سے ھاد کی طرف دیکھا جو سرخ بار آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا-

"go away"

ھاد سیڑھیوں کی طرف انگلی کرتا تھوڑی بلند آواز میں بولا-رمشہ اپنے آنسو ضبط کرتی سیڑھیوں کی طرف بھاگی-وہ وہاں مزید نہیں رک سکتی تھی-اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ ھاد سیال اسے یوں جانے کا کہے گا-اس نے بے ساختہ اپنے ہونٹوں پر ہاتھ رکھا اور نیچے گرائونڈ فلور پر آ گئی-

☆☆☆☆☆

New Era Magazine

گھڑی شام کے 6 بجا رہی تھی-ایشال ٹیرس کے چکر کاٹ رہی تھی- تبھی انتظار کے لمحات ختم ہوئے-سامنے والی گھر کی بالکنی میں وہ دس سالہ بچی آ کھڑی ہوئی تھی-اس نے ایشال کو دیکھا اور ایشال نے بدلے میں اسکی طرف مسکراہٹ دی-وہ بچی بغور اسے ہی دیکھ رہی تھی-اسکے یوں مسکرانے پر اسنے اپنے گرد پردے کا حصار باندھا-ایشال گول میز کے پاس گئی اور وہاں پر پہلے سے پڑے ایک صفحے پر اس نے پین کی مدد سے کچھ لکھا اور پھر وہ اس کاغذ کا جہاز بنانے لگی-وہ کاغذ کے جہاز کو لے کر واپس گریل کے پاس آئی اور ایک زاویے پہ سیٹ کر کے اس نے جہاز چھوڑا-جہاز ہوا کی مدد سے اڑتا ہوا سامنے بالکنی کے فرش پہ گر گیا-

اس بچی نے پہلے جہاز کو اور پھر ایشال کو دیکھا جس نے آنکھوں سے جہاز کی طرف اشارہ کیا-

اس بچی نے ڈرتے ڈرتے نیچے جھک کر جہاز اٹھایا اور پھر ایک نظر ایشال کو دیکھا-

"پڑھو" ایشال ہاتھوں کی مدد سے اشارہ کرتے ہوئے زیرِ لب منمنائی-

اس بچی نے اپنے ہاتھ میں موجود کاغذ کے جہاز کو دیکھا اور پھر ڈرتے ہوئے اپنے ارد گرد نگاہ دوڑائی اور مطمئین ہو کر اس نے جہاز کھولا اور اس پر لکھے گئے الفاظ پڑھے-

"Will you be my friend"?

اس بچی نے تیزی سے سانس لیتے ہوئے سامنے کھڑی ایشال کو دیکھا جو پر امید نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی-ایشال نے اس بچی کے چہرے پر سائے لہراتے دیکھے تھے-اور پھر اس نے اس بچی کو بالکنی کے کنارے پر کھڑے ہو کر اس کاغذ کے ٹکڑے کرتے دیکھا-اور پھر اس نے کاغذ کے ٹکڑوں کو بالکنی کے نیچے والی جگہ پر گرتے دیکھا-ایشال نے حیرانی سے اس بچی کو دیکھا

جس کی آنکھیں اب نم ہو رہی تھیں-اور اسکی ناک مکمل طور پر سرخ ہو چکی تھی-اس بچی نے سہمے ہوئے انداز میں بالکنی کا پردہ برابر کر دیا اور پردے کے پیچھے ایک بار پھر سے غائب ہو گئی-ایشال فکر مندی سے اس پردے کو گھور رہی تھی-

☆☆☆☆☆

"رمشہ بیٹا اٹھو پارلر نہیں جانا کیا تمہیں "نائلہ بیگم رمشہ کے کمرے میں آکر بولی جو دوپہر سے اپنے کمرے میں بند تھی- صبح بھی بس اسنے ناشتہ ہی کیا تھا-اور پھر وہ واپس اپنے کمرے میں چلی گئی تھی-

"نہیں میرا دل نہیں کر رہا-"رمشہ ان سے نظریں چراتی ہوئی بولی-نائلہ بیگم نے حیرانی سے اسکی طرف دیکھا-

"کیا مطلب دل نہیں کر رہا, تمہارے سگے بھائی کی بارات ہے آج اور تم نے تو مہینہ پہلے سے ہی شور مچا رکھا تھا کہ میں ایسی لپسٹک لگاؤ نگی،ایسا ہئیر سٹائل بنواؤ نگی اور اب کہہ رہی ہو کہ نہیں کرنا کچھ بھی،کسی نے کچھ کہا ہے کیا"

"ن...نہیں کسی نے کچھ نہیں کہا"اب وہ انکو کیسے بتاتی کہ کل رات اسے اسکے سب سے عزیز انسان نے دھتکارا تھا-

"تو پھر!"

"ماما میں خود ہی تیار ہو جائو نگی-اب آپ پلیز سارے انتظامات دیکھ لیں-میرا دل کر رہا ہے خود تیار ہونے کا-"

نائلہ بیگم نے اس کے اداس چہرے کو دیکھا اور کندھے اچکاتی باہر چلی گئیں-

رمشہ بے دلی سے اٹھی اور ڈریسنگ ٹیبل پر اپنا سارا میک اپ کا سامان بکھیڑتے ہوئے بے دلی سے میک اپ کرنے لگی-

"پتا نہیں حاد کو کیا ہو گیا ہے-کیا میں مما کو اسکے رویے کے بارے میں بتائوں-"

اپنے رخسار پر برش چلاتے ہوئے اس نے سوچا

"نہیں! میں خود ہی اس سے بات کرو نگی مگر ابھی نہیں-اسے اپنی غلطی کا احساس ہونا چاہیے-مجھے امید ہے کہ وہ جلد معافی مانگے گا اور پھر میں اس سے تفصیلی بات کر لوں گی...ہاں یہ ٹھیک رہے گا-"

☆☆☆☆☆

بارات کا فنکشن زور و شور سے جاری تھا-نائلہ بیگم اور رقیہ بیگم سٹیج پر علیم کی سالیوں کے ساتھ خوشگپیوں میں مصروف تھیں-حاد ایک ٹیبل پر بیٹھا کچھ لوگوں سے بزنیس کے متعلق باتیں کر رہا تھا-عموماً اسکے ساتھ بیٹھے لوگ بھی بزنیس کلاس سے ہی تعلق رکھتے تھے-جبکہ رمشہ موبائل پر مصروف ایک طرف بیٹھی تھی-

"ھادان سے ملو یہ ہیں ڈاکٹر سبطین!"ھاد موبائل پر کسی کا نمبر ڈائل کر رہا تھا جب اسے اپنے عقب سے نائلہ بیگم کی آواز آئی-اس نے رخ موڑ کے دیکھا تو ایک پچپن سالہ شخص اسکی طرف دیکھتا مسکرا رہا تھا-

ھاد نے سر کو خم دے کر سلام کیا-

"اور یہ ہیں ھاد.."

"مسٹر ھاد سیال۔۔۔سیال انڈسٹریز کے اونر، ارے انکو کون نہیں جانتا-بہت مشہور شخصیت ہیں-"ڈاکٹر سبطین نائلہ بیگم کی بات کاٹتے ہوئے بولے-نائلہ بیگم ان کی بات پر مسکرا دی-

"دراصل میں ایک انسٹیٹیوٹ رن کرتا ہوں-جہاں ہم معاشرے کی برائیوں کی روک تھام کے لیے پوری کوشش کرتے ہیں-یہ ایک قسم کا سوشل ورک ہے-"ان کی بات پر ھاد کا ماتھا ٹھنکا-

"پھر تو ہم ایک دوسرے کے بہت اچھے مددگار بن سکتے ہیں-"ھاد ڈھکے چھپے الفاظ میں بولا-

"جی!"ڈاکٹر سبطین ناسمجھی سے بولے-

"چلیں بھئی آپ لوگ بزنیس ڈیل کریں-میں تب تک ذرا ادھر ادھر کی خبر لے لوں-"

نائلہ بیگم مسکراتے ہوئے انہیں اکیلا چھوڑ کر وہاں سے چلی گئیں-

"میری کمپنی ایک موومنٹ سٹارٹ کرنا چاہتی ہے کہ کسی طرح ہم لوگ معاشی برائیوں کی روک تھام میں اپنا کردار سرانجام دے سکیں-آپ کا تو کافی ایکسپیرینس ہوگا تو آپ ہمیں بہتر

طریقے سے گائیڈ کر سکتے ہیں-تو کیوں نا ہم ایک قسم کی کولیبوریشن کر کے ایک ہی پلیٹ فارم پر کام کریں-"ھادنے اپنی بات مکمل کی-

"یہ میرے لیے بہت عزت کی بات ہو گی-ضرور!"

"اوکے دین ڈیل ڈن!"ھادان سے ہاتھ ملاتا ہوا بولا-اور ڈاکٹر سبطین مسکراتے ہوئے ایک بار پھر اس سے باتوں میں مصروف ہو گئے-

☆☆☆☆☆

سب لوگ ہال سے نکل رہے تھے صرف نائلہ بیگم اور رقیہ بیگم کی فیملی ہی وہاں موجود تھی-

"مجھے نکلنا چاہیے، دلہن کا استقبال بھی تو کرنا ہے اور میرے ساتھ میری بھانجیاں چلی جائیں گی اور تم... تم ایسا کرنا کہ یہاں سے سارا کام ختم کر کے میرے بھائی کی چار بیٹیاں ہیں-وہ اس طرف!"نائلہ بیگم نے ایک طرف اشارہ کیا-

"تم انہیں لے کر میری طرف آجانا"رقیہ بیگم نے ان کی بات پر سر ہلایا-

"اوہو!رمشہ تو رہ گئی-وہ کس کے ساتھ آئے گی-"

نائلہ بیگم رمشہ کے بارے میں فکر مند ہوئی-

"ھادا بھی یہیں ہے وہ لے آئے گا-"

"مگر اسے تو اپنے گھر جانا تھا نا، تم نے ہی تو کہا تھا-"نائلہ بیگم بولی-

New Era Magazine

"ہاں جانا تو اسے اپنے گھر ہی ہے مگر وہ اسے وہاں ڈراپ کر دے گا اسکے بعد اپنے گھر چلا جائے گا-" رقیہ بیگم اتنا کہتی ھاد کی طرف بڑھی-

"ھاد بیٹا تم واپسی پر پہلے رمشہ کو اپنی تائی ماما کی طرف ڈراپ کر دینا اور پھر تم گھر چلے جانا- گاڑی میں جگہ نہیں ہے-"

"اوکے" ھاد دروازہ کھول کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا-

تھوڑی دیر بعد کار کا دروازہ کھلا- اور رمشہ پیسنجر سیٹ پر بیٹھ گئ- اسنے ھاد سے کوئی بات نا کی-

ھاد نے کار سٹارٹ کی اور اب کار سڑک پر تھی-

گاڑی میں خاموشی حائل تھی- ھاد نے اپنی تمام تر توجہ ڈرائیونگ پر مرکوز کی تھی جبکہ رمشہ ونڈ سکرین سے باہر دیکھ رہی تھی-

"ایم سوری! کل میں نے جو کیا اس کے لیے میں شرمندہ ہوں-" ھاد نے سکرین سے باہر دیکھتے ہوئے کہا- رمشہ نے چہرہ موڑ کے اسکی طرف دیکھا-

"تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا پتا ہے میں کتنا ہرٹ ہوئی تھی-" رمشہ اب اس سے گلہ کر رہی تھی-

"ہاں جانتا ہوں- میں ایسا کچھ نہیں کرنا چاہتا تھا بس... ہو گیا-" لہجے میں بلا کی بے بسی تھی-

رمشہ نے اسکی طرف ایک بار پھر سے دیکھا-

"پہلے مجھے لگتا تھا کہ میں تمہیں بہت اچھے طریقے سے جانتی ہوں، تمہاری رگ رگ سے واقف ہوں مگر اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ تم ویسے نہیں ہو جیسا میں نے تمہیں سمجھا تھا- تم

New Era Magazine

بہت... بہت بدل گئے ہو- پچھلے تین سالوں سے میرا ہر اندازہ، جو میں تمہارے بارے میں لگاتی ہوں، غلط ثابت ہو رہا ہے-"

ھاداب بھی خاموشی سے اس کی باتیں سن رہا تھا- رمشہ اسکے جواب کی منتظر تھی مگر جواب ندارد!-

"ھاد تم کچھ بولو گے بھی یا نہیں..." رمشہ تلملا کر بولی-

"نہیں!" سرد مہری سے جواب دیا-

رمشہ نے تاسف اور افسوس سے اسکی طرف دیکھا اور افسوس سے سر ہلاتے اسنے واپس اپنا رخ ونڈ سکرین پر موڑ دیا-

ھاد نے اسے اس کے گھر پر ڈراپ کیا اور گاڑی اپنے گھر کی طرف موڑ دی-

☆☆☆☆☆

صبح کے گیارہ بج رہے تھے- ایشال ناشتہ کر کے اپنے کپڑے پریس کرنے لگ گئی تبھی اسکا فون رنگ ہوا- ڈاکٹر سبطین اسے کال کر رہے تھے- اس نے مسکراتے ہوئے فون اٹھایا-

"جی تو کیسی گزر رہی ہے شادی!" سلام دعا کے بعد ایشال ان سے مخاطب ہوئی-

"کیسی گزرتی ہے شادی" دوسری طرف سے سوال کے بدلے سوال پوچھا گیا-

"مجھے کیا پتہ، آپ نے کونسا دوسری شادی کی ہے جو مجھے اندازہ ہو گا-"

دوسری طرف سے قہقہہ گونجا تھا۔

"ہر سوال کا جواب ہے تمہارے پاس... کسی کو بخش بھی دیا کرو۔"ان کی بات پر ایشال مسکرا دی۔

"کوئی خاص ایکٹیویٹی کر رہی ہو یا نہیں"ڈاکٹر سبطین نے پوچھا۔

"نہیں کچھ خاص نہیں۔بس یونہی!"ایشال نے فلحال انہیں اپنی موجودہ سرگرمی بتانا مناسب نا سمجھا۔

"خیر واپسی پر میں تمہیں ایک بہت بڑی خبر سنائونگا۔"

"ایسی بھی کونسی اتنی بڑی خبر ہے جو آپ مجھے فون پر نہیں بتا سکتے۔"وہ بھی ایشال تھی کہاں چپ رہتی۔

"آہاں!اس خبر کا سارا مزہ خراب ہو جائے گا فیس ٹو فیس ہی بات ہو گی اب"ڈاکٹر سبطین نے کہا۔

"اوکے ویٹنگ"

"چلو اللہ حافظ،اپنا خیال رکھنا۔"یہ کہتے ساتھ ہی ڈاکٹر سبطین نے فون بند کر دیا۔

☆☆☆☆☆

"مما آپ چچی سے بات کریں-"رمشہ نائلہ بیگم کے کمرے میں گئی تھی-دن کے تقریبا 4 بج رہے تھے-حماد کا رویہ رمشہ کے لیے نا قابل قبول تھا-اس کا سب سے بہترین دوست، جو ایک ایک بات کی تفصیل اسے بتاتا تھا پچھلے تین سال سے بے رخی اپنائے ہوئے تھا-اس نے آج فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اپنے خوابوں کو اتنی آسانی سے چکنا چور نہیں ہونے دے گی-

"کس بارے میں بات کروں میں رقیہ سے"نائلہ بیگم اپنا میگزین ایک طرف رکھتے ہوئے بولی-

"میرے مستقبل کے بارے میں..."رمشہ نے ڈھکے چھپے الفاظ میں اپنا مقصد بیان کیا-

"لو جی! تمہارا مستقبل تم نے بنانا ہے تم سوچو اس بارے میں رقیہ سے میں کیا بات کروں!-رقیہ کا تمہارے مستقبل سے کیا لینا دینا-"نائلہ بیگم اپنی ہنسی دباتے ہوئے بولی-وہ جانتی تھیں کہ رمشہ کی کیا خواہش ہے وہ بس اسے یونہی تنگ کر رہی تھیں-

"مما!!!"رمشہ روہانسی ہوتے ہوئے بولی-اس کی ماں سب کچھ جاننے کے باوجود انجان بنی ہوئی تھی-

"بولو کس بارے میں بات کروں"نائلہ بیگم شرارت سے اسکی طرف دیکھتے ہوئے بولی-

"مجھے نہیں پتہ! آپ بس بات کریں-"رمشہ ان سے نظریں چراتی ہوئی بولی-نائلہ بیگم نے قہقہہ لگایا-

"ویسے مشرقی لڑکی جتنا مرضی پڑھ لکھ لے، جتنی مرضی بولڈ اور کانفیڈینٹ ہو جائے، اس معاملے میں اس کی زبان لڑکھڑا ہی جاتی ہے-اب خود کو ہی دیکھ لو۔۔ کتنا بولتی ہو تم، جس مرضی ٹوپک پر تم سے ڈیبیٹ کروالو، مگر اس ٹوپک پر مار کھا گئی-" نائلہ بیگم ہنستے ہوئے بولی-

"اچھا ٹھیک ہے نا، اب آپ بتائیں کب بات کریں گی-" رمشہ بے چینی سے گویا ہوئی-

"میں کیوں بات کروں-تم حاد سے بولو نا کہ وہ رقیہ کو بھیجے ہماری طرف!"

"آپ نے حاد کا رویہ نہیں دیکھا-وہ کس قدر بدل گیا ہے-اور ویسے بھی اس کی میری اتنی بات نہیں ہوتی-میں اس سے خود یہ سب کہتی اچھی تھوڑی نا لگو نگی" رمشہ کے لہجے میں ہلکا سا تفکر تھا-

"ہاں میں نے بھی نوٹس کیا ہے کہ کچھ عرصے سے حاد کافی بدل گیا ہے، کافی میچور ہو گیا ہے-اور ویسے بھی لڑکے میچور ہی اچھے لگتے ہیں-تم دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے ہو ویسے بھی-میں مناسب موقع دیکھ کر بات کرو نگی رقیہ سے!....میرے خیال سے ان دونوں کو کوئی مسئلہ نہیں ہوگا-ہم دونوں نے تو کافی پہلے ہی بات کر لی تھی اس بارے میں اب میں اس سے کہتی ہوں کہ منگنی کر لے، شادی کا تم دونوں ہی مل کر ڈیسائیڈ کر لینا اوکے-" رمشہ ان کی بات پر سر ہاں میں ہلاتی مسکراتے ہوئے باہر نکل گئی-

☆☆☆☆☆

شام کے 5 بج رہے تھے- رات کی چادر اپنے پر پھیلا رہی تھی- ایشال ایک بینچ پر بیٹھی پارک میں ادھر ادھر نظریں دوڑا رہی تھی- شاید وہ کسی کی تلاش میں تھی-

بہت سارے بچے پارک میں ادھر ادھر گھوم رہے تھے- کچھ والدین اپنے بچوں کے پیچھے بھاگ رہے تھے- تو کہیں بچے اپنے والدین کو ڈھونڈ رہے تھے- ایشال نے ایک بار پھر گھڑی پر نگاہ دوڑائی- سوا پانچ ہو چکے تھے- اسکی معلومات کے مطابق اس دس سالہ بچی کو اس وقت پارک میں ہونا چاہیے تھا- وہ ہمیشہ پانچ بجے پارک میں آتی تھی اور ایک گھنٹہ تک وہ پارک میں ہی رہتی تھی-

ایشال بے دلی سے اٹھی کہ اچانک اس کے اٹھتے قدم رک گئے- وہ بچی سامنے گھاس پر بیٹھی اپنے ہاتھ کی ہتھیلی کو گھور رہی تھی- ایشال نے اس کے آس پاس دیکھا وہاں اس کے پاس کوئی بڑا فرد موجود نہیں تھا-

ایشال کچھ پل اسے دیکھتی رہی- اور پھر آہستہ سے قدم اٹھاتی اس کی طرف بڑھی-

"ہائے کیسی ہو" ایشال کی آواز پر اس بچی نے سر اٹھا کر اسے دیکھا- اور حیرت سے اسکی آنکھوں کی پتلیاں پھیل گئ-

"میں بیٹھ جائوں" ایشال اسکے جواب کا انتظار کیے بغیر ہی اسکے پاس گھاس پر بیٹھ گئ- وہ بچی تھوڑا سا پیچھے کو سرکی-

"کیا نام ہے آپکا!" ایشال تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھتے ہوئے بولی- مگر اس بچی نے کوئی جواب نا دیا- وہ سہمے ہوئے انداز میں ادھر ادھر دیکھ رہی تھی-

"آئی تھنک آپکے پیرنٹس یہاں آس پاس نہیں ہے-آپ مجھے اپنا نام نہیں بتائیں گی کیا!"

ایشال نے شدید ڈھٹائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس سے پوچھا-

"why are you stalking me?

(آپ میرا پیچھا کیوں کر رہی ہیں)"

اس بچی نے پہلی مرتبہ اسے مخاطب کیا-ایشال نے خدا کا صد شکر کیا-

"کیونکہ آپ سے میں دوستی کرنا چاہتی ہوں-مجھے آپ اچھی لگتی ہیں، کیا میں آپکو اچھی نہیں لگتی" مسکراتے ہوئے ایشال نے پوچھا-

"مجھے کوئی بھی اچھا نہیں لگتا اب آپ جائیں پلیز!"اس بچی نے سہمے ہوئے جواب دیا یہ سوچتے ہوئے کہ ایشال اب اسکی جان چھوڑ دے گی مگر یہ کہاں نا ممکن تھا-

"کیوں لوگوں کو تو میں بہت اچھی لگتی ہوں، آپکو کیوں نہیں!"ایشال نے بڑے مزے سے پوچھا-

"آپ ان سے دوستی کر لیں مگر پلیز اب آپ یہاں سے جائیں"اس بچی نے روہانسی ہوتے ہوئے جواب دیا-

"کس سے ڈر رہی ہیں آپ"ایشال سید ھا مدعے پر آئی-اسکی بات سن کر وہ بچی مزید پریشان ہو گئی-

"م...میں..تو کسی سے ن.. نہیں ڈر رہی-"چور کی چوری پکڑی گئی تھی-وہ بچی اب باقاعدہ کانپ رہی تھی-

New Era Magazine

"خیر! آپکا نام کیا ہے" ایشال نے اسے مطمئین کرنے کی کوشش کی-

"حسنا" اس بچی نے تیزی سے سانسیں بھرتے جواب دیا-

"اوہ نائس نیم-میرا نام ایشال ہے" ایشال نے اسکے سامنے اپنا دائیاں ہاتھ بڑھایا-وہ بچی ناسمجھی سے اسکے ہاتھ کو دیکھنے لگی-

تبھی ایک 21 سالہ لڑکا وہاں آیا-اسے دیکھتے ہی حسنا لڑکھڑاتے ہوئے کھڑی ہوگئی اور اپنی مٹھیاں بھینچ کر اسکے پیچھے جاکر کھڑی ہوگئی-

ایشال نے اس دراز قد لڑکے کو دیکھا-جو اس سے چھوٹا ہونے کے باوجود اس سے بڑا لگ رہا تھا-

ایشال جان نا سکی کہ وہ لڑکا اس سے بڑا ہے یا چھوٹا-

"بھائی میں انہیں نہیں جانتی" حسنا نے اس لڑکے سے کہا-

"میں تو بس ویسے ہی اس کے پاس آگئی-بہت پیاری بہن ہے آپکی-سوچا تھوڑی بات چیت ہی کرلوں!-آپکو برا تو نہیں لگا-" ایشال نے مسکراتے ہوئے اس لڑکے سے کہا جس کے چہرے پر ڈھیروں ناگواری تھی-

"نہیں فلحال مجھے برا نہیں لگا مگر آئیندہ اگر آپ اس کے قریب آئی تو مجھے بہت برا لگے گا-" اس لڑکے نے کڑے تیور لیے اسے جواب دیا-

"چلو چلیں!" وہ لڑکا حسنا کا ہاتھ پکڑ کے آگے بڑھ گیا-

ایشال اس لڑکے کی پیٹھ کو دیکھنے لگی-وہ دونوں اب اس سے دور جارہے تھے-

****

New Era Magazine

جاری ہے۔

نوٹ

نمازِ قلب از آیت خان کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِ ثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہو اگر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تاکہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ (نیوایرا میگزین)

New Era Magazine